انگلینڈ کا بادشاہ ہو یا جمہوریت پذیر فرانس کا، جذبۂ شخصیت پرستی کے سامنے آج بھی اتنا ہی بے بس ہے، جتنا کہ ہزار سال پہلے تھا۔ اور تو اور مساواتِ انسانی اور اشتراکیت کا علمبردار روس کیا اپنے گلے سے مظاہر پرستی کا پھندا اتار سکا ہے؟ ہرگز نہیں سٹالن اور لینن کے سامنے یہ قوم کتنی بے بس ہے؟ جو قوم خدا سے کٹ گئی عمر بھر مخلوق کی جبہ سائی اس کا شیوۂ حیات بنا۔ عجز و انقیاد اور تعظیم و تکریم کی وہ کونسی صورت ہے جس کا مظاہرہ خدائے حی و قیوم سے انسانیت کو توڑنے کے بعد جذبۂ پرستش نے ان قوموں سے اپنے مصنوعی اربابوں کے مجسموں، مقبروں، نشانیوں اور سمادھیوں پر نہیں کروایا۔ یہ صرف اسلام ہی ہے۔ جو ان تمام تکلفات خود ساختہ امتیازات اور تعیشات کا کبھی روا دار نہیں رہا جن سے دوسروں کی انسانی عظمت اور جذبۂ خودی پائمال ہوتی ہو۔

خاندانی منصوبہ بندی کے بارہ میں تحریف و تاویل کی ہزار کوششوں کے باوجود اسلام کا عادلانہ نقطۂ نظر کسی باخبر مسلمان سے مخفی نہیں رہا۔ مگر پچھلے دنوں اس تحریک کے بارہ میں یورپ کے کلیسا کی ناراضگی عیسائیوں کے مذہبی ائمان کی شدید خفگی اور پھر حال ہی میں ہندؤں کے ایک ممتاز مذہبی رہنما شنکر اچاریہ کا احتجاجی بیان اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اسلام تو اسلام (جو ہر لحاظ سے مکمل اور فطری مذہب ہے۔) دنیا کا کوئی محرّف یا مسخ شدہ مذہب بھی اس غیر حکیمانہ فعل کی تائید نہیں کرتا۔ گویا اس تحریک کی غیر معقولیت پر مذاہب عالم کا "اجماع" ہو چکا ہے۔

ہمارے ایک ہندوستانی بزرگ یہود کے عارضی غلبہ سے اتنے متاثر ہوئے کہ اس کا رشتہ یہود کے کسی در پردہ اور مخفی ایمان و اسلام سے جوڑنے لگے۔ انا للہ۔ موصوف کی عظمت و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم انہیں اس معاملہ میں مجبور سمجھتے ہیں۔ "قادیانیت" کے کفر ہونے میں انہیں اب تک انشراحِ خاطر نہیں ہوا۔ قرامطہ اور باطنیہ کے عقائد کا "تزکیہ" بھی فرما چکے ہیں۔ رہی سہی کسر یہودیت کو "اسلامیانے" کی سعی نے پوری کر دی۔ یہود آج اپنے مذہب کے معاملہ میں کتنے بھی پختہ کیوں نہ ہوں۔ مگر پیغمبرِ اسلامؐ کی بعثت کے وقت ان کا دینی تیقظ اور تصلّب بہر حال اس وقت سے تو لاکھ درجہ زیادہ ہی ہوگا۔ مگر باطل مذہب کا یہ سہارا انہیں خدا کیطرف سے دائمی ذلت و خسران کے اعلان سے نہ بچا سکا۔ پھر رسوائی اور ذلت کی یہ مہر قرآن نے نزولِ قرآن کے وقت ثبت نہیں کی۔ بلکہ اس سے ہزار سال قبل کی لگی ہوئی ذلت و مسکنت کی اطلاع دی ہے۔ جبکہ اس دوران دو ایک